

## 43033 - کیا زیور کی زکاة میں نئے سونے کی قیمت لگائی جائے گی یا استعمال شدہ سونے کی؟

### سوال

زیور کی زکاة متعلق کیا میں اسے سنار کے پاس لیجا کر اس کی قیمت لگواؤں یا اسے سونے کی قیمت کے حساب سے زکاة ادا کروں؟  
سنار مجھے اس کی قیمت کم دیں گے کیونکہ یہ استعمال شدہ سونا ہے، لیکن سونے کا ریٹ زیادہ ہوتا ہے؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جب نصاب مکمل ہو جائے جو کہ پچاسی گرام سونا ہے، اور اس پر سال گزر جائے تو اس میں سے اڑھائی فیصد کے حساب سے زکاة نکالنی واجب ہو جاتی ہے، یا اس کی قیمت سے زکاة نکالی جائے، اس کی قیمت سے وہ قیمت مراد ہے جس میں استعمال شدہ سونا فروخت ہوتا ہے، اور یہ قیمت غالباً نئے سونے کی قیمت سے کم ہوتی ہے، زکاة واجب ہونے کے وقت اس کی قیمت لگوا کر زکاة ادا کر دیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

( اور اس بنا پر ہم اس عورت کے پاس موجود سونے کی قیمت کا اندازہ لگائیں گے، چاہے جس میں اس نے خریدا ہے یا اس سے کم یا زیادہ، اور اس کے استعمال شدہ سونے کی قیمت کا اندازہ لگایا جائے گا اور اس سے اڑھائی فیصد زکاة نکالی جائے گی، یعنی: چالیس میں سے ایک، لہذا سو ریال میں سے اڑھائی ریال، اور ایک ہزار میں سے پچیس ریال، اور اسی حساب سے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی قیمت کو چالیس پر تقسیم کر دیا جائے اور اس تقسیم سے حاصل ہونے والا جواب زکاة ہو گی، تو اس طرح آپ بری الذمہ ہو سکتے ہیں، اور آگ کے عذاب سے اسے چھٹکارا مل جائے گا، اور اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا ) .

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا گیا:

کیا زیور کی زکاة قیمت خرید پر ہو گی یا کہ ہر سال زکاة نکالنے کے وقت موجودہ قیمت پر؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

( زیور کی زکاة ہر سال واجب ہوتی ہے، اور یہ زکاة قیمت خرید پر نہیں بلکہ سال مکمل ہونے کے وقت جو قیمت ہو گی اس کے حساب سے زکاة ادا کی جائے گی، فرض کریں اگر کسی عورت نے دس ہزار ریال میں زیور خریدا اور جب اس پر سال مکمل ہوا تو اس کی قیمت صرف پانچ ہزار ریال رہ گئی تو وہ صرف پانچ ہزار ریال کی زکاة ادا کرے گی، اور اگر اس کے برعکس قیمت ہو جائے تو زکاة بھی اس کے برعکس ہو گی، لہذا جب اس نے زیور پانچ ہزار ریال میں خریدا اور سال مکمل ہو جانے پر اس کی قیمت دس ہزار ریال ہو چکی تھی تو زکاة دس ہزار ریال کے حساب سے ادا کی جائے گی، کیونکہ یہ وجوب کا وقت ہے، اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے ) انتہی

ماخوذ از: مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین ( 18 ) سوال نمبر ( 18 ، 58 )

واللہ اعلم .